

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم۔ اے
۱۸ وارث روڈ ۔ لاہور } ایڈیٹر

پادری غلام مسیح صاحب
سیکلوڈ روڈ ۔ لاہور } اسٹنٹ

پادری ایچ۔ اے۔ وائلی صاحب
ایس۔ ٹی۔ ایم۔ ایمپریس روڈ۔ لاہور } مینیجر

جملہ خط وکتابت و ترسیل زر بنام مینیجر صاحب نور افشاں ہونا چاہئے تمام مضامین و اشتہارات برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کرکے بنام ایڈیٹر وارث روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں

حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا

جلد ۵۵ | ہفتہ وار بروز جمعہ سے شائع ہوتا ہے - ۲ دسمبر ۱۹۲۷ء | نمبر ۴۸

مسدّسِ منّت

گذشتہ سے پیوستہ

اِسوقت ایک کھیت میں دو ہونگے آدمی — دونوں کا غالبًا ہو وہاں کام ایک ہی
رہ جائے ایک کھیت تو ہو دوسرا بری — جس نے سُنی تھی کھیت کی کھلیان کی کہی
فرق ان کا سمجھو ذیل کے مصرع کو جوڑ کر
جیسے کہ بھوسہ اُڑتا ہے دانہ کو چھوڑ کر

دو عورتیں ہوں بیٹھی ایک سی چکّی پر مگر — پس جائے ایک دوسری بچ جائے بیغرر
قیت سکار کھتا ہے عمل مشترک اثر — صورت مگر سیرتِ مخفیہ ہے نگر
گیہوں ہیں کڑدے دانوں کے ہمراہ کھیت میں
ذرّوں کے ریزے جیسے چمکتے ہیں ریت میں

پس جاگتے رہو کہ ہے بس جاگنا مفید — چاندی ہے اُسکی جو نہو سونیکا زر خرید
کیا جانو ہے قریب خداوند یا مجید — کم ہے کہ مدت آمدِ ثانی کی ہے مدید
ہوئی خبر جو چور کے آنے کی ساہ کو
مہلت نہ دیتا نقب کی دزدِ سیاہ کو

نوکر وہ کونسا ہے دیانت پسند امیں — آقا نے جس کو سونپ دیئے کل ملازمیں
تا وقت پر خوراک ملے انکو خوشترین — وہ ہے مدبر اس کو مبارک کرو یقیں
آقا جب آئے پائے اسی کام میں اُسے
آغاز میں ہو عذر نہ انجام میں اُسے

پر سچ کہتا ہوں میں تم سے کہ آقائے نامدار — نوکر کو اپنے دیکھ کے معروف کاروبار
اُسکی طرف سے اُسکے بڑھے دل میں اعتبار — اِسکا بہت بڑھائیگا وہ عزت و وقار
اس کے سپرد اپنا وہ سب کام بھی کرے
دے اختیار مال پہ مختار بھی کرے

لیکن اگر وہ اسکے خلاف اور کچھ کرے — آمد میں اُسکی دیر ہے یوں غور کچھ کرے
ٹی پی کے میکشوں کی طرح طور کچھ کرے — ظالم ملازمین پہ پھر جور کچھ کرے
غافل ہو انتظار سے مالک تب آئیگا
ستّار ہے پٹیگا بہت مار کھائیگا

مالک تھا ایک اور بھی آمادۂ سفر — اس نے رجوعِ منزلِ مقصد سے پیشتر
خدام کو بلایا دیا ان کو نقد زر — پانچ اور دو ایک دیئے توڑے بانده کر
جب تک میں لوٹ آؤں اُلٹ پھیر تم کرو
یہ جنگ زرگری ہے اسے زیر تم کرو

مالک تو مال دیکے اُدھر کو ہُوا رواں — ملوک اِدھر تھے تین سنو اُسکی داستاں
پہلے نے پانچ توڑوں سے کیں سو کمائیاں — دگنا منافع ہے شش و پنج سے عیاں
اس جنگ زرگرانہ میں کب زار ہوگیا
تھی عقل زور دار تو زردار ہوگیا

دو توڑے جس نے پائے تھے وہ بھی تھا اُک ذہین — تھا اُسکے لین دین کا بھی طرز بہترین
دگنا کمایا اُسکی کمائی نے بالیقین — اب تیسرے کی عقل کی ہوتی ہے چھان بین
توڑا زمیں میں کھود کے اُس نے دبا دیا
کھو دی امید نفع زیاں کا پتا دیا

میں نے تیری خبر کان سے سُنی تھی پر اب میری آنکھیں تجھے دیکھتی ہیں۔ اس لئے مجھے اپنے آپ سے نفرت ہے اور میں خاک میں اور راکھ میں توبہ کرتا ہوں ایوب ۴۲

مثنوی صبر ایوب

(منظومہ جناب کیدار ناتھ صاحب منت سکینہ گھنڑاچوری)

بیگانہ نہ کوئی ان میں آیا
یہ قطع زمین انہیں نے پایا
نہ فربہی میں ہے وہ چھپاتا
اور چربی کمر پہ ہے جماتا

کُل عمر شریر چھٹپٹائے
ظالم کے برس ہیں اس سے پنہاں
ہولوں کی صدائیں کانوں میں ہیں
اس کے لئے تیرگی مقرر ہے
آوارہ وہ بہر ناں ہے پھرتا
تاریک دن اُسکے ساتھ میں ہے
آفت اُس کو ڈرا رہی ہے
وہ ہاتھ خدا پہ ہے بڑھاتا
پُھولا ہے سپر کے پُھولوں پر وہ

اوقات عذاب میں گنوائے
ہے اُن کے شعار سے وہ ناداں
غارت گریاں مکانوں میں ہیں
تلوار تک اس کی منتظر ہے
اندھوں کی طرح یہاں ہے پھرتا
کیوں پاؤں تھکائے۔ ہاتھ میں ہے
غالب بپت اس پہ آرہی ہے
قادر سے ہے زور آزماتا
گردن کشی کے ہوا ہے سردہ

ویرانہ ہیں بسنے کو نظر ہیں
باقی نہ رہیگا مال اُس کا
بڑھتی کا زمیں سے پھل نیائے
سُوکھے شاخ اس کی کو لپٹ سے
گمراہ نہ اس پہ اپنی دے جان
یہ وقت سے پہلے ابتری ہو
زیتون کے غنچہ گر پڑینگے
رشوت خوروں کے ڈیرے چٹ جائیں
ان کو زیاںکاری کا حمل ہے

ٹھہریگا وہ بے چراغ گھر میں
یہ مال بنے ملال اُس کا
تاریکی سے وہ نکل نپائے
دم جائیگا دم ہی ڈپٹ سے
لطلان کے بدلے میں ہو بطلان
شاخ اُس کی نہ پھر کبھی ہری ہو
انگور بھی خام ہی جھڑینگے
عیاروں کے خاندان اُلٹ جائیں
پیٹوں میں فریب کا عمل ہے

ایوب کا استظہار

ایوب نے تب کہا کہ یارو
باندھو نہ ہوا تعلّیوں میں
اب ختم کرو ہوائی باتیں
کس شئے کو بدی سے لیتا ہے تو
کر سکتا ہوں ایسی باتیں میں بھی
رکھتا ہیں تمہاری سی اگر جان
دُھن سکتا میں سر تمہارے اوپر
لیکن میں تو رنج بانٹ لیتا
گھٹتا نہیں دُکھ بڑھاتا ہوں بات
ڈھایا اس نے مکان میرا
ڈالیں جو بدن پہ جھرّیاں ہیں
شاہد مری مجھ پہ لاغری ہے
غصہ ہے جو مجھکو توڑتا ہے
دُشمن مرا منہ بسورتا ہے

باتیں ایسی سُنیں ہزاروں
دق کرتے ہو کیوں تسلیوں میں
بولو نہ سُنی سُنائی باتیں
جو ایسا جواب دیتا ہے تو
ہوں جانتا ایسی گھاتیں میں بھی
باتوں کے لگاتا تو وہ طوفان
غم جاتا گذر تمہارے اوپر
کمزوری میں زور تم کو دیتا
رہ سکتا نہیں جو چپ ہوں ہیہات
غارت کیا خاندان میرا
کیوں کاٹیں یہ میری گھڑیاں میں
لاغر ہوں ثبوت سرسری ہے
تن اینٹھتا ہے مروڑتا ہے
وہ پیسکے دانت گھورتا ہے

کھاجانے کو منہ پسارتے ہیں
ایک ساتھ ہیں مجھ پہ بار ڈالے
بیدینوں کے ہاتھوں نے لیا تھام
اُس کا ہی گلوگرفتہ ہوں میں
آیا نہ ہدف بنانے سے باز
گردوں کو ہے چیرا دل کو پھاڑا
جبّار کی طرح چڑھ کے آیا
تہ خاک کی جسم گئی بدن پر
ہے موت کا سایہ ابروں پر
ہاتھوں نے کیا ہمیشہ انصاف
خوں میرا نہ اے زمیں چھپا تو
ہے میرا گواہ آسماں پر
کیوں ہنستے ہیں دوست مجھ پہ آکے
اے کاش کہ بحث کرنے پائے

گالوں پہ طمانچے مارتے ہیں
بیدادگروں کے ہوں حوالے
بچین ہوں پہلے تھا بہ آرام
بیجان ہوں دم برفتہ حال ہیں
اب گھیرے ہیں مجھکو تیرانداز
دی مجھ کو شکست اور پچھاڑا
ابلہ کی طرح سے بڑھ کے آیا
اب ٹاٹ ہے جامہ زیب تن پر
آنکھیں ہیں سُجائیں میں نے روکر
اور میری دعائیں بھی رہیں صاف
فریاد کو دے نہ کوئی جا تو
شاہد مرا دیکھ ہے وہاں پر
میں روتا ہوں روبرو خدا کے
انساں کے لئے خدا تک آئے



نورافشان

مطبوعہ ۲ دسمبر ۱۹۲۷ء

خدا کا کلام

یہ بائبل مقدس کا جملہ ہے جو نہایت تکرار کے ساتھ آیا ہے۔ اسکے سوا بائبل میں کثرت سے دیگر اسماء صفات والقاب آئے ہیں جو اس کے مفہوم ومطلب کو نہایت وضاحت سے ظاہر کرتے ہیں۔

. . . . . گو ہر ایک مضمون ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ پر جہاں تک ہماری عقل وفکر کام کرتی ہے وہاں تک یہی معلوم ہوتا ہے کہ بائبل کے مضامین کے پہاڑ کی بلند چوٹی اگر کسی مضمون کو قرار دیا جاسکتا ہے تو وہ مضمون خدا کا کلام ہی ہے۔

بائبل کے مضامین ابتدا سے انتہا تک گو حالات بشری کا مجموعہ معلوم ہوتے ہیں جنکو انسانوں نے اپنی زبان میں اپنے الفاظ میں اپنی عبارت میں لکھا ہے بائبل کی عبارت میں وہ تمام عیوب وکمالات نظر آسکتے ہیں جو اعلےٰ سے ادنےٰ انسانی تحریر میں ممکن ہیں مگر بائبل میں کمال کی خوبی یہ پائی جاتی ہے کہ بائبل کے متن کے کل حالات وخیالات خدا کے کلام کے اظہار وبیان کے لئے مرتب ہوئے ہیں۔ اسی اختصار کی ذیل میں تفصیل پیش کرنا مقصود ہے۔

بائبل میں خدا کے کلام کی بابت کم از کم چار کیفیتیں ملتی ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

اول۔ خدا کا کلام خفی یا کلام نفسی۔ استثنا ۲۹:۲۹ یوحنا ۱:۱۔

دوم۔ خدا کا کلام جلی۔ استثنا ۲۹:۲۹ و ۳۰:۱۱-۱۴ تک

سوم۔ خدا کا کلام تحریری (۱) زبور ۳۳:۶ و یوحنا ۱:۳ (۲) انبیاء کا تحریری کلام جو بائبل کی کتب میں قلمبند ہے

چہارم۔ خدا کا کلام مجسم یوحنا ۱:۱۴۔

ہم اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ انسانی کلام ایک دوسرے انسان کے درمیان باہمی قربت و نزدیکی کا باہمی جان پہچان کا۔ باہمی میل ملاپ کا باہمی رشتہ ناطہ کا۔ باہمی خوشوقتی کا۔ باہمی لین دین وغیرہ کا اکیلا واسطہ ووسیلہ ہے جو لوگ باہمی کبھی کلام نہیں کرتے ہیں وہ گو دنیا میں موجود ہوں پر ان کی ہستی ایک دوسرے کے لئے عدم کی ہمعنا ہوتی ہے۔ اس سے یہ بات بخوبی سمجھ میں آسکتی ہے کہ کلام انسانی ہی ایک دوسرے انسان کے درمیان تمام تعلقات پیدا کرنے والی حقیقت ہے۔ متکلم اصحاب گو اپنی اپنی جداگانہ ہستیاں رکھنے والے ہوں پر اُن کی ہستیوں کی ترجمانی ان کے کلام سے ہی ہوتی ہے۔ ہم ایک دوسرے کے کلام کو سنے اور سمجھے بغیر ہرگز ایک دوسرے کو جان نہیں سکتے ہیں لہٰذا ہم خدا کو انسان سے بلند وبالا یقین کرکے اسکے اور اپنے درمیان کلام کو ہی اُسکی پہچان کا اپنے لئے اکیلا اور اعلےٰ وسیلہ قرار دینے کو مجبور ہیں۔ بائبل مقدس اسی وسیلہ کی توضیح وتفسیر ہے اس وجہ سے ہم بائبل مقدس کو خدا کا کلام کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کا کلام جو مندرجہ صدر کیفیتوں کی تفصیل وتفسیر ہے بائبل میں ملتا ہے۔ لہٰذا بائبل کا ہی کلام خدا اور انسان میں جان پہچان کا واسطہ ووسیلہ ہے جس نے خدا کی نگاہ سے انسان کو جاننا ہو جس نے انسان کی نظر سے خدا کو پہچاننا ہو وہ شخص بائبل کو پڑھے۔

امریکہ میں ایک پادری گجرات کے سیلاب زدوں کے لئے چندہ کررہے ہیں۔ تین سو کی پہلی قسط انہوں نے مہاتما گاندھی کو بھیج دی ہے۔

نورافشان کا کرسمس اور نوروز نمبر

ہم مسیحی شعرائے کرام اور نامہ نگاران نورافشان کی توجہ کرسمس اور نوروز نمبر کی طرف مبذول کرایا چاہتے ہیں۔ خصوصاً حضرات واعظ وشفا ورساونت واسبق ومبرو وغیرہ شعرای نامدار وشیریں مقال کو یاد دلاتے ہیں کہ کرسمس اور نوروز نمبر قریب آگیا ہے۔ نورافشاں آپ کی حمد وستایش کی نظموں کا شکرگذاری وشادمانی کے گیتوں کا خدا کے تجسم پر موزوں مضامیں کا منتظر ہے۔ آپ کے پیغامات سننے اور پڑھنے کی دنیا منتظر ہے۔ مسیحی اہل قلم کے لئے خداوند کی آمد کی یادگار ایک عظیم الشان موقع ہے۔ ناظم وناثر دوست اسے بندگانِ خدا کے لئے مؤثر ومفید بنا سکتے ہیں کیا ہم ہمیشہ کی طرح اسسال بھی اوراق نورافشاں کو مسیحیوں کی خوشی اور شکرگذاری کا وسیلہ بنائینگے؟ قوی امید ہے کہ ہمارے معزز شعرا اور نامہ نگارانِ نورافشاں وقت پر نورافشاں کو یاد فرمائینگے۔

زمینداروں کے قرض کا تخمینہ

ہندوستان کے زمینداروں کی خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان کیوں اتنی ردی حالت ہے۔ اس کی وجہ قرض کا وہ پہاڑ ہے۔ جس کے نیچے وہ دبے ہوئے ہیں۔ سر ایڈورڈ میکلیگن سابق گورنر پنجاب کے اندازہ کے مطابق ہندوستان کے زمیندار ۳۰ ارب روپیہ کے مقروض ہیں اور ہر سال ۲۰ کروڑ ۱ لاکھ روپے بطور سود ساہوکاروں کو ادا کرتے ہیں۔

گورنمنٹ زمینداروں کی امداد کے جو ذرائع اختیار کررہی ہے وہ قابلِ ستائش ہیں لیکن جہاں ہم گورنمنٹ سے زمینداروں کو ساہوکاروں کے پنجہ سے رہائی دلانے کے مزید طریق اختیار کرنے کے لئے کہتے ہیں وہاں خود زمینداروں سے بھی خواہش کرتے ہیں کہ وہ ساہوکاروں سے قرضہ لینے سے احتراز کریں۔ (الفضل)

فیروزالدین عرف فجا کی سزائے موت بحال رہی

لاہور ۲۹ نومبر۔ آج لاہور ہائیکورٹ میں مسٹرز جسٹس اڈیسن اور جسٹس کولڈسٹریم پرمشتمل ڈویژن بنچ کے روبرو فیروز الدین عرف فجا جسکو مسٹر ٹیپ سشن جج نے رنگ محل میں ہاکم چند کو قتل کرنے کے جرم میں سزائے موت کا حکم دیا تھا اپیل کی سماعت ہوئی۔ ڈاکٹر محمد عالم اپیلانٹ کی طرف سے اور لالہ سندرداس سرکار کی طرف سے پیروکار تھے۔

ڈاکٹر عالم کی دلائل

ڈاکٹر محمد عالم نے اپنی دلائل پیش کرتے ہوئے کہا کہ ملزم کے پارچے جیسا کہ گواہان نے بیان کئے ہیں اس سے بالکل مختلف تھے۔ فاضل سشن جج کی یہ رائے ہے کہ گواہان کو ملزم کو پھنسانے کے لئے سازش کرنے کے لئے کوئی وقت نہ تھا۔ کیونکہ ملزم کا نام بطور حملہ آور اس افسوسناک واقعہ سے آدھ گھنٹہ بعد لیا جا چکا تھا اس کے متعلق میں کہونگا کہ وہ پانچ منٹ میں سازش کر سکتے ہیں۔ علاوہ بریں گواہان ملزم کو شناخت نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ اُن کے اپنے بیان کے مطابق جس وقت ملزم نے مقتول پر حملہ کیا تو اس کی پیٹھ گواہاں کی طرف تھی۔ گورکھا پولیس واقعہ کے بعد سب سے پہلے جائے وقوعہ پر پہنچی لیکن گورکھا پولیس کے کسی آدمی کو بطور گواہ پیش نہیں کیا گیا فاضل وکیل نے کہا کہ چاقو امیر بخش پان فروش کی دُکان کے قریب سے برآمد ہوا شہادت بھی اسی دکان کی تھی۔ یہ گواہان جانتے تھے کہ ان پر پولیس کو شک ہوگا۔ اس لئے یہ غیر اغلب نہیں کہ انہوں نے اپنے آپ کو بچانے کے لئے ایک غریب اور بے گناہ کو پھنسا دیا۔ جب حملہ کیا گیا تو ملزم کی پشت گواہوں کی طرف تھی۔

اپیل نامنظور کردی گئی

ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے بعد فاضل ججان نے سرکاری وکیل کے دلائل سنے بغیر اپیل خارج کردی۔

جانسبرگ میں پراسرار قتل

جانسبرگ ۲۷ نومبر مس آئرین کنتھلک جو لورپول کے ایک مشہور انجنیئر کی لڑکی تھی اسکو بیدردانہ طور پر قتل کر دیا گیا ہے۔ لڑکی مذکور ۲۴ نومبر سے غائب تھی۔ اب اس کی لاش چڑیا گھر کی جھاڑیوں میں دستیاب ہوئی ہے۔ ان جھاڑیوں میں بعض ایسے نشانات پائے گئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ سخت کشمکش ہوئی تھی۔ دو دیسی باشندے جو مس آئرین کی گمشدگی کے روز اس موقع پر دیکھے گئے تھے انہیں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ قیاس چاہتا کہ مس مذکور طوفان سے بچنے کے لئے گھر کی طرف لوٹنے کی کوشش کر رہی تھی کہ اس پر حملہ ہوگیا اور قریب کے گنجان درختوں میں لے جا کر قتل کر دیا گیا۔ آخر ایک بوائے اسکاوٹ نے لڑکی کی لاش کا پتہ چلالیا۔

ہزاروں آدمیوں نے قتل گاہ کو دیکھا

آج ہزاروں آدمیوں نے اس مقام کا جہاں پر مس آئرین قتل کی گئی تھی۔ معائنہ کیا تحقیقات ہو رہی ہے اور تحقیقات کا نتیجہ نکلنے کے وقت تک ایک دیسی کو حراست میں رکھا گیا ہے۔ دیسی مذکور کے کپڑوں پر خون کے دھبے پائے گئے ہیں۔

انبالہ شہر میں آتشزدگی

انبالہ ۲۰ نومبر۔ آج عین نماز جمعہ کے وقت انبالہ شہر کے محلہ پختہ باغ میں ایک مسلمان کے مکان میں آگ کے شعلے نمودار ہوئے۔ چونکہ محلہ مذکور سارے کا سارا اہی لوگوں کا ہے جن کے گھروں میں مویشیوں کے چارہ وغیرہ کے لئے چری کے انبار لگے رہتے ہیں۔ آگ چری کے ایک انبار میں اتفاقیہ آگ لگ گئی۔ مسلم ہائی سکول کے سکاؤٹس اور طلبا جو کہ محلہ کے قریب رہتے تھے۔ فوراً جائے وقوعہ پر پہنچ گئے اور رضاکاران تبلیغ بھی نماز جمعہ سے فارغ ہو کر شریک امداد ہوئے۔ چونکہ محلہ کے قریب ہی پانی کا تالاب واقع ہے۔ اس لئے ہاتھوں ہاتھ پانی کے گھڑے اور بالٹیاں بھر کر آگ کو فرو کر دیا۔ ورنہ سارے محلہ کے جلجانے کا اندیشہ تھا۔ جناب ماسٹر غلام محی الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مسلم ہائی سکول کی خدمات خاص طور پر قابل تشکر ہیں جنھوں نے جانفشانی دکھائی اور اپنی نگرانی میں تمام کام کرایا بلکہ خود بھی گھڑے اُٹھاتے رہے۔

مصر میں شاہ افغانستان کا استقبال

اسیاسۃ (قاہرہ) رقمطراز ہے کہ ہز ایکسیلنسی جرنیل محی الدین پاشا ترکی سفیر متعینہ مصر نے مصری وزارت خارجہ سے دریافت کیا کہ آیا مصری حکومت شاہ افغانستان کی سیاحت مصر کے اور یہاں سے ان کے گذرنے کے دوران میں اُن کا استقبال کرنے پر آمادہ ہے یا نہیں۔ مصری وزارت خارجہ نے اس استفسار کا ذکر صدر وزارت مصری سے کیا جس نے اس کا ذکر شاہ فواد سے کیا۔ تاکہ اُن کی رائے دریافت کرے۔ ہز مجسٹی شاہ مصر نے شاہ افغانستان کے قیام مصر کے دوران میں ان کا استقبال کرنے میں اُن کی خوشنودی کا اظہار کیا ہے۔ شاہ افغانستان اپنے قیام مصر کے دوران میں مصری حکومت کے مہمان ہونگے۔ توقع ہے کہ شاہ افغانستان موجودہ موسم سرما کے اخیر میں ہی مصر آئینگے۔ لیکن تاحال کوئی تاریخ مقرر نہیں کیگئی۔ (ریاست)

شاہی کمیشن کا لائحہ عمل

لندن ۲۶ نومبر۔ جریدہ "ڈیلی ٹیلیگراف" کو اطلاع ملی ہے سر جان سائمن اور ان کے رفقای کار ۱۹ جنوری یا اُس کی کسی قریبی تاریخ کو روانہ ہونگے۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ وہ شروع فروری ہندوستان پہنچینگے۔ موجودہ نظام اوقات کے مطابق وہ مارچ کے آخر میں انگلستان کو واپس ہونگے۔



اور دوسرے سال اکتوبر میں ہندوستان جائینگے۔

توقع کی جاتی ہے کہ پہلی سیاحت میں کمیشن اپنے وقت کا کثیر حصہ مجالس وضع آئین و قوانین اور حکومت کے انتظامی شعبہ جات کے واقعی طرز کارروائی کے متعلق حالات کی تفتیش کریگا اور ممکن ہے کہ اسکی وجہ سے ایک دو صوبوں میں بھی کمیشن کو جانا پڑے

مس سراج الدین کی مراجعت

لاہور ۲۹ نومبر۔ مس سراج الدین صاحبہ نے ۲۲ اکتوبر کو ایڈنبرا یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں بذات خود شرکت کرکے اپنی پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ اب انہیں لندن یونیورسٹی نے ان کے لندن اور ایڈنبرا کے سابقہ ریکارڈ کی بنا پر ڈی ایس۔ سی کی ڈگری کے لئے بیرونی متعلمہ کے طور پر داخل کرلیا ہے۔ وہ ۱۸ نومبر کو جہاز "رنپورہ" میں جو ۲ دسمبر کو بمبئی پہنچیگا ورسیلز سے ہندوستان روانہ ہوگئی ہیں۔ توقع ہے کہ وہ پنجشنبہ ۸ دسمبر کو ۸ بجے صبح لاہور پہنچ جائینگی۔

جرمنی کی حیرت انگیز ایجاد

برلن ۲۶ نومبر۔ ڈاکٹر پرکین معدنی تیل اور استفادہ زغال کی کمپنی کے ڈائرکٹر نے برلن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جرمنی دو ڈھائی کروڑ پونڈ صرف کرکے دس سال کے اندر ایسی مشین نصب کرسکتا ہے جو ۲۵ لاکھ ٹن پٹرول کوئلہ کے ذریعہ سے تیار کریگی جو جرمنی کا سالانہ خرچ ہے۔

انہوں نے کہا یہ تخمینہ اس طریق کی ترقی پر مبنی ہے کہ کوئلہ سے تیل نکالا جائے۔ یہ ترکیب اسی قدر ترقی کرچکی ہے کہ اب ایک ٹن کوئلہ میں سے ۱۲ ہنڈرڈ ویٹ پٹرول حاصل کیا جاسکتا ہے۔

انسداد جنگ کا مسئلہ

واشنگٹن ۲۶ نومبر۔ وائٹ ہال کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مسٹر کولج انسداد جنگ کے متعلق دول عالم کے ساتھ چند تجاویز پر بحث و تمحیص کرنا چاہتے ہیں۔ جناب صدر کی رائے ہے کہ اگرچہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے آئین کے رو سے کوئی قطعی معاہدہ کرنا مشکل ہے۔ کیونکہ اعلان جنگ کی ذمہ داری کانگرس پر عائد ہوتی ہے اور اسے اس ذمہ داری سے کوئی معاہدہ محروم نہیں کرسکتا بہرکیف ایک ایسا معاہدہ کیا جاسکتا ہے جس میں حکمت عملی کا اعلان کیا جائے۔ مسٹر کولج کی خواہش ہے کہ وہ فرداً فرداً ہر سلطنت کے ساتھ گفتگو کریں کیونکہ انہیں امید ہے کہ عوام کی توجہ اس مسئلہ پر مرکوز کرانا بیحد مفید ثابت ہوگا۔

رومانیہ میں متحدہ حکومت کے قیام کی تجویز

بخارسٹ ۲۵ نومبر۔ اب صورت حالات پرسکون ہے۔ جدید وزیر اعظم موسیو ونٹلا پرسٹیانو نے کابینہ وزارت کو اطلاع دی کہ مخالف حکومت رہنماؤں سے متحدہ قومی حکومت کے قیام کے لئے گفت و شنید اطمینان بخش طور پر جاری ہے۔

پیرس ۲۵ نومبر۔ ڈنیارڈ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ شہزادہ کیرول نے میڈم بریٹیانو کو ایک پیغام تعزیت روانہ کیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ رومانیہ واپس آنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔

ریاستہائے بلقان میں نازک صورت حالات

روما ۲۴ نومبر۔ اطالیہ اور البانیہ کے درمیان دفاعی اتحاد کے متعلق ایک معاہدہ ہوا ہے جسکی مدت نفاذ ۲ سال ہے۔ اگر کسی فریق کو ایسی جنگ کا خطرہ پیش آیا جسکو اس نے پیدا نہیں کیا تو فریق ثانی اسکی اعانت کریگا اور فریقین میں سے کوئی بغیر باہمی رضامندی کے صلح نامہ یا التوائے جنگ کے لئے گفت و شنید نہ کریگا۔

لندن ۲۶ نومبر۔ معاہدہ فرانس یوگوسلافیہ اور معاہدہ اطالیہ والبانیہ کی وجہ سے بلقان میں شور و شغب مچ گیا ہے۔ اسکی وجہ سے روما اور پیرس میں خیالی بے چینی پیدا ہوگئی ہے۔ اس معاملہ نے ہنوز ترقی نہیں کی۔ لیکن شمال مشرقی یورپ میں پولینڈ اور لتھونیا کے درمیان تنازعہ پیدا ہوگیا ہے۔ جس میں روس لتھونیا کی حمایت کررہا ہے۔ مگر لتھونیا پر پولینڈ نے حملہ کردیا ہے۔

ایک ہزار قیدیوں کی بغاوت

سین فرانسسکو ۲۵ نومبر۔ فولوم کے زندان شاہی میں ایک ہزار قیدیوں نے علم بغاوت بلند کیا اور بھاگنے کے لئے ایک مایوسانہ کوشش کی۔ دو پہرہ داروں پر چاقوؤں سے حملہ کیا گیا اور تیسرے پہرہ دار کی ٹانگ گولی کا نشانہ بنائی گئی۔ یہ بغاوت ان قیدیوں تک محدود تھی جو مایوس ترین تھے۔ مشین گنیں لگادی گئی ہیں اور پولیس کی کمک بھیجی جارہی ہے۔

سین فرانسسکو ۲ نومبر۔ فولوم کے سرکاری زندان میں ایک ہزار قیدیوں نے بغاوت کردی تھی جسکی وجہ سے نو آدمی ہلاک اور بائیس زخمی ہوئے اب قیدیوں نے اطاعت قبول کرلی ہے۔ (زمیندار)

البانیہ میں رومانوی مدارس کا خاتمہ

حکومت البانیہ نے ممالک محروسہ کے اندر جملہ رومانی مدارس بند کرادیئے ہیں۔ حکومت رومانیہ نے اس کے خلاف ایک زبردست احتجاجی یادداشت حکومت البانیہ کو بھیجی ہے۔ (انقلاب)

اشتہار

مورخہ ۱۲/۲۰ کو چک ۱/۴ ملٹری فارم متصل اوکاڑہ میں تمام مسیحی سادھوؤں کا جلسہ ہوگا اور تمام سادھوؤں کے واسطے رہایش و خوراک کا بندوبست ہوگا۔ خط و کتابت بنام سادھو فضل دین۔ سادھو صاحب کی تحصیلی ہونی ضروری ہے۔

مہرولی کے گرجے کی تقدیس کا شاندار جلسہ

ناظرین اخبار کو واضح ہو کہ مہرولی علاقے میں گذرے چند سال سے مسیحی جماعتوں کی ترقی سال بسال زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اس لئے علاقے کے مرکز میں گرجا بنانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ لہٰذا ایس پی جی اینڈ کیمبرج مشن دہلی نے بزرگ کینن ایس۔ ایس آلنٹ صاحب مرحوم کی یادگار میں جو اس مشن کے ہیڈ تھے ایک بہت بڑا گرجا ہندوستانی وضع پر مقدس یوحنا کے نام کا تعمیر کیا ہے۔ جس میں تقریباً ایک ہزار اشخاص کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔ اس کا بنیادی پتھر لاہور کے بزرگ بشپ صاحب نے ۱۴ فروری ۱۹۲۶ء کو اپنے دست مبارک سے رکھا تھا۔ جس کا تقدیسی جلسہ ۲ نومبر ۱۹۲۶ء کو سنگھاپور کے بزرگ بشپ جے سی فارگسن ڈیوی صاحب کی موجودگی میں منعقد ہوا۔ یہ جلسہ صبح ۵ بجے سے قریباً ۳ بجے شام تک بڑی دھوم دھام کے ساتھ ہوتا رہا۔ جس میں مہرولی کے علاقے کے دیہاتی مسیحی زیادہ تعداد میں مع اپنے گاؤں کے جھنڈوں اور بھجن منڈلیوں کے جمع تھے اور دہلی سے انگریز اور ہندوستانی مسیحی و نیز سرکاری افسران جنکا شمار قریباً تین سو تھا تشریف لائے تھے۔ ان میں انگریز و ہندوستانی مستورات کا شمار کسی قدر زیادہ تھا

گرجے کی تقدیس کے لئے جناب بزرگ بشپ جے سی فارگسن ڈیوی صاحب سنگاپور سے تشریف لائے تھے اور کینن ایف۔ جے ویسٹرن صاحب ہیڈ آف دی مشن دہلی۔ پادری ایچ پورٹر صاحب مشنری انچارج مہرولی پادری اے۔ ایچ ٹاٹ صاحب کرنال اور دیگر انگریز و ہندوستانی پادری صاحبان اور نیز انگریزی گرجوں کے چیپلن صاحبان جو تقریباً شمار میں ۵ تھے مختلف علاقوں سے تشریف لا کر اس جلسے میں شریک ہوئے۔ جلسے کا آغاز صبح ۵ بجے پاک شراکت کی نماز سے ہوا جس میں شہری و دیہاتی مسیحی بہت بڑی تعداد میں شریک تھے۔ اس نماز میں دیہاتی مسیحیوں کو شریک ہونے سے بہت بڑی تقویت اور خوشی حاصل ہوئی۔ کیونکہ اکثر دیہاتی مسیحیوں کا یہ خیال تھا ہے کہ مسیحی برادری غالباً چھوٹی برادری ہے اور اس میں شاید غریب اور ادنے ہی لوگ شریک ہوتے ہیں۔ مگر اس نماز میں شریک ہونے سے اُن کا یہ غلط خیال دور ہو گیا اور مسیحی مذہب کی یگانگت کا سچا نشان دیکھکر اُن کو نہایت خوشی حاصل ہوئی۔ اس پاک شراکت کی نماز میں بزرگ بشپ صاحب نے پُر تاثیر وعظ فرمایا۔

اس نماز کے اختتام پر مسیحیوں کی ایک بڑی تعداد مہرولی بازار کے سرے پر مع بھجن منڈلیوں اور جھنڈوں کے جمع ہو گئی۔ مسیحیوں کا پروسیشن یعنی جلوس بڑے جوش و خروش کے ساتھ گاتا بجاتا ہوا نکلا۔ گاؤں گاؤں کی بھجن منڈلیاں اپنے اپنے ساز و سامان کے ساتھ گاتی بجاتی ہوئی آگے پیچھے چل رہی تھیں۔ اس جلوس میں شہری و دیہاتی مستورات کی قطار درمیان میں تھی۔ جنھوں نے گانے میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ اس جلوس کے آگے ایک نہایت خوبصورت جھنڈا تھا جس پر سنہری حرفوں سے یہ لکھا ہوا تھا کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں (مقدس یوحنا ۱۰:۱۰) اس جلوس میں جگہ جگہ یہ نعرہ بلند کیا جاتا تھا۔ کہ بولو یسوع مسیح کی جے۔ اس پروسیشن میں مہرولی خاص اور گرد و نواح کے غیر مسیحی عہدہ دار مثلاً تحصیلدار۔ تھانہ دار ذیلدار اور نمبرداران۔ ہیڈ ماسٹر۔ پوسٹ ماسٹر اور ڈاکٹر صاحب وغیرہ جنکا شمار تقریباً ۴۰ تھا۔ جن سے پادری ایچ پورٹر صاحب کا بڑا رسوخ اور میل جول ہے شریک تھے جنکو خاص طور پر اس جلسہ میں شریک ہونے کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ اس جلوس کی تصویر کھینچنے والے بھی اپنے کیمروں کو لئے ہوئے ادھر ادھر کثرت سے موجود تھے۔ یہ جلوس گاتا بجاتا ہوا گرجے کے دروازہ سے داخل ہوا سب سے پیچھے پادری صاحبان کی قطار تھی۔ اب تقدیس کی نماز شروع کی گئی تماشبین غیر مسیحی گرجے کے دروازہ پر کثرت سے موجود تھے۔ اس نماز میں بزرگ کینن ایف۔ جے ویسٹرن صاحب و پادری ایچ پورٹر صاحب نے پُر تاثیر درس فرمائے جن میں بزرگ کینن ایس۔ ایس آلنٹ صاحب مرحوم کی محبت آمیز خدمات اور سوانح عمری کا ذکر کیا۔ نیز مقدس یوحنا کی سرگذشت پر زیادہ زور تھا۔ اس نماز میں ہندو مسلمانوں نے جنکو دعوت دی گئی تھی گرجے کی تقدیس کی نماز میں شریک ہو کر پورا حصہ لیا۔ یہ اس علاقے میں پہلا موقع ہے کہ غیر مسیحی مسیحی عبادت میں شریک ہوئے جس کا اثر مسیحی اور غیر مسیحی دونوں پر بہت اچھا ہوا ہے۔

اس نماز کے اختتام پر گرجے کے احاطہ میں شامیانے کے اندر مسیحی اور غیر مسیحی چاء پانی کی دعوت میں بڑی خوشی کے ساتھ شریک ہوئے۔ ایک طرف کیک اور بند بسکٹ اور چاء کے پیالوں کا دور دورہ تھا۔ اسی شامیانے میں ہندو بسکٹ اور چائی کے پیالے پئے جا رہے تھے اور لیمن سوڈے کی بوتلیں دھڑا دھڑ کھل رہی تھیں۔ دوسری طرف دیہاتی مسیحی ہندوستانی بسکٹ اور لڈو جلیبیوں پر چاء کے گھونٹ گھونٹ لگا لگا کر ہاتھ پھیر رہے تھے۔ عجب شور و غل اور خوشی کا سماں تھا۔ گرجا اور گرجے کا احاطہ اعلیٰ پیمانے پر سجا ہوا تھا۔ جھنڈیاں اور جھنڈے لہرا رہے تھے اور جگہ جگہ ویلکموں کے پھاٹک بنے ہوئے تھے۔ یہ اعلیٰ درجہ کی سجاوٹ پادری ایچ پورٹر صاحب جو مہرولی علاقے کے مشنری انچارج ہے ہوئے لائق تجربہ کار مشنری ہیں۔ ان کے ماتحت کارندوں کی محنت کا نتیجہ تھا۔

ناظرین اخبار سے التماس ہے کہ اس علاقے





کے دیہاتی مسیحیوں کے لئے دعا کریں کہ وہ مزید مسیحی ایمان میں زیادہ پختہ ہوکر اس شاندار گرجے میں آکر اور یک دل ہوکر نماز میں شریک ہوا کریں اور بزرگ کین ایس۔ ایس الانٹ صاحب مرحوم کی نیک زندگی کا نمونہ اختیار کریں جس نے اپنی زندگی خداوند مسیح کی خدمت میں نثار کردی اور مقدس یوحنا کی سی زندگی اختیار کریں جو خداوند مسیح سے از حد محبت رکھتا تھا اور خداوند سے ٹکرا کر خالص سونا بن گیا اور اب آسمانی مقاموں میں اُسکو الٰہی دیدار نصیب ہے۔ آمین۔

مسیح میں آپ کا خادم
ڈی۔ سی۔ جیکب

ہر ایک مسیحی کے لئے مفید اور ۱۳/۳ کارآمد کتابیں

۱۔ ہماری بائبل اور مسلم علماء۔ ضخامت ...۴ صفحہ کی۔ قیمت بغیر محصولڈاک ایک روپیہ۔

۲۔ اثبات صلیب بجواب احمدیت کی کسر صلیب ضخامت ...۴ صفحہ قیمت بغیر محصولڈاک ایک روپیہ

۳۔ کوائف العرب۔ ضخامت ۱۸۴ صفحہ کی قیمت بغیر محصولڈاک ۱۴/۔

۴۔ تحقیق الاسلام زیر طبع ہے۔

یہ کتابیں مسیحی و مسلم اہل الرائے کی نظر میں مقبولیت و پسندیدگی کا تمغا حاصل کرچکی ہیں۔ اُردو میں مسیحیت و اسلام پر مسیحی واعظین و مبشرین و معلمین کے کام کی کتابیں ہیں۔ مسیحیوں کے ریڈنگ روم اس سے ہرگز خالی نہ رہنے چاہئیں۔ پہلی تین کتابیں ایک اڈریس پر خریدنے والے کو محصولڈاک معاف

پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور سے طلب فرمائیں۔

المشتہر
پادری غلام مسیح

پطرس کی توبہ

ایک خاص تبدیلی

پطرس مسیح کے حواریوں میں سے ایک خاص حواری تھا۔ چنانچہ واقعات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ مقرب حواری تھا۔ گو پطرس نے مسیح کے مکتب میں عرصہ تین سال تعلیم پائی تھی۔ مگر وہ اس راز سربستہ سے بالکل ناواقف تھا۔ لوقا ۲۲: ۶۱-۶۲ آیات میں اس خاص ناواقفی کا ذکر پایا جاتا ہے جو ہمارے مضمون کی آیات میں مذکور ہے۔ پیشتر اس کے کہ پطرس اس آواز سے واقف ہوتا مسیح نے اُن کو کہا کہ "تو میری پیروی نہیں کرسکتا"۔ وہ مسیح کی پیروی کرنے کے قابل نہ تھا۔ کیونکہ ابھی تک اُسکی خودی کا خاتمہ نہیں ہوا تھا۔ اس لئے مسیح نے اُس کو کہا "کہ تو میری پیروی نہیں کرسکتا"۔ پطرس کو اُس وقت یاد آیا جبکہ اُس نے مسیح کا انکار کیا۔ اس لئے وہ باہر جاکر زار زار رویا۔ اب اس میں ایک خاص تبدیلی واقع ہوئی۔ اس سے پہلے مسیح نے پطرس سے کہا۔ کہ "جب تو پھرے تو اپنے بھائیوں کو مضبوط کرنا"۔ لفظ پھرے سے پطرس کو اپنے گناہ سے پھرنے کا موقعہ ملا

بائبل مقدس میں پطرس کی سرگذشت سے ہمیں ایک خاص تسلی ملتی ہے۔ جب ہم اُس کی سیرت پر جو خاص کمزوری اور ناکامیابی سے بھری ہوئی تھی غور کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح مسیح نے روح القدس سے پطرس کو نیا بنا دیا تو ہمارا دل ایک قوی امید سے بھر جاتا ہے۔ اس سے پہلے کہ پطرس تبدیل ہوکر روح القدس سے معمور ہوجائے ضرور تھا کہ وہ زار زار روکر عاجز اور فروتن ہوکر اپنی خودی پر روئے۔ اگر ہم اس کو سمجھنا چاہیں تو ہمیں تین باتوں کا خیال رکھنا ضرور ہے

(۱) مسیح کا دلدادہ شاگرد پطرس۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جس وقت مسیح نے پطرس کو بلایا تو وہ اُس وقت مچھلیاں پکڑ رہا تھا۔ مسیح نے کہا "میرے پیچھے چل"۔ وہ فوراً جال چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہولیا۔ اس لئے وہ مسیح کو کہہ سکتا تھا کہ "اے خداوند ہم نے سب کچھ چھوڑ کر تیری پیروی کی"۔ بے شک پطرس نے مسیح کی پیروی کرنے کے لئے سب کچھ چھوڑا۔ اس لئے اس کو مسیح کی شاگردی میں اعلٰے پایہ حاصل تھا وہ اپنے خداوند کی فرمانبرداری دل سے کرتا تھا۔ جس وقت مسیح نے کہا کہ گہرے میں جال ڈال تو گو پطرس جانتا تھا کہ گہرے میں مچھلیاں نہیں ہوتیں۔ مگر اُس نے کہا "میں تیرے کہنے پر جال ڈالتا ہوں" اُس کا ایمان نہایت مضبوط ایمان تھا جب اُس نے مسیح کو پانی پر چلتے ہوئے دیکھا تو کہا "اے خداوند اگر تو ہے تو میں تیرے پاس آجاؤں"۔ وہ روحانی طور پر صاحب بصیرت بھی تھا جس وقت مسیح نے شاگردوں سے پوچھا کہ تم مجھے کیا کہتے ہو کہ میں کون ہوں" تو شاگردوں میں سے صرف پطرس ہی تھا جو اُسے جواب دینے کے قابل تھا کہ "تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے"۔ تو مسیح نے کہا کہ "مبارک ہے تو کیونکہ جسم اور خون نے تجھ پر یہ ظاہر نہیں کیا بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے"۔ اس لئے پطرس ایک مضبوط چٹان ہے۔ بادشاہت کی چابیاں اُن کے پاس ہیں۔ اس لئے کہ وہ مسیح کا دلدادہ شاگرد تھا۔ باوجود دلدادہ شاگرد ہونے کے پھر بھی اُس میں بہت سی کمزوریاں تھیں۔

۲۔ خودی۔ پطرس خودی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ خودی خودپسندی۔ خودستائی۔ خوداعتمادی کا طالب ذوا ہا بھی تھا۔ جب مسیح نے کہا کہ خون اور جسم نے تجھ پر یہ بات ظاہر نہیں کی بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے۔ اس کے بعد ہی مسیح نے اپنی تکالیف کا ذکر کیا تو پطرس ہی کو یہ کہنے کی جراءت ہوئی کہ "تجھ پر سلامتی ہو"۔ یہ تجھ پر کبھی واقع نہ ہو تو مسیح کو کہنا پڑا کہ اے شیطان مجھ سے دور ہو کیونکہ تو ان چیزوں کی پرواہ نہیں کرتا جو آسمان سے ہوں بلکہ

ان کی جو انسان سے ہوں"۔ پطرس اس وقت اپنی خودی پر تکیہ لگائے اور اپنی دانش پر بھروسہ رکھے ہوئے تھا۔ وہ الہٰی باتوں میں اپنے خیالات کا پابند تھا۔ مسیح کا کفارہ اُس کی سمجھ سے دُور تھا۔ بعد میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب تمام شاگردوں میں یہ سوال اُٹھا کہ ہم میں بڑا کون ہے۔ پطرس اپنے زعم میں اپنے آپ کو اعلےٰ درجے کا مستحق سمجھتا تھا۔ دوسروں سے بڑھ کر عزت کا خواہاں تھا۔ غرضیکہ پطرس میں خودی کی زندگی غالب تھی۔ چونکہ مسیح پطرس کی تمام دلی باتیں جانتا تھا اس لئے اُس نے فرمایا کہ "جو شخص میرے پیچھے آنا چاہے وہ اپنا انکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھا کر میرے پیچھے چلے"۔ نیز خودی سے انکار کرکے اس کے ہر ایک دعا کو منظور کرے تو یہی سچی شاگردی کی بنیاد ہے۔ مگر پطرس نہیں سمجھ سکا اور نہ ہی اس پر عامل ہو سکا۔ اس لئے جب آخری رات آئی تو مسیح نے پطرس کو کہا کہ "مُرغ کے بانگ دینے سے پیشتر تین بار میرا انکار کریگا"۔ مگر پطرس نے خودی اور خود اعتمادی سے کہا "خواہ سب تجھے چھوڑ جائیں مگر میں تجھے ہرگز نہیں چھوڑونگا"۔ "میں تیرے ساتھ مرنے کو . . . بھی . . . . تیار ہوں"۔ گو پطرس نے زبانبرداری سے کہا۔ مگر وہ اپنے آپ سے ناواقف تھا۔

۳۔ **پطرس کی توبہ**۔ ۲۲: ۶۱ میں لکھا ہے کہ جس وقت پطرس نے مسیح کا انکار کیا تو مسیح نے اُسکی طرف نگاہ کی۔ نگاہ سے پطرس کا دل ٹوٹ گیا۔ گناہ کی تصویر جو اُس سے سرزد ہوا اُس کی آنکھوں کے سامنے پھر گئی۔ وہ اس سخت ناکامیابی پر جو اسے حاصل ہوئی باہر جا کر زار زار رویا۔ رات کا باقی حصہ اور دوسرا دن جبکہ وہ مسیح کو مصلوب ہوتے اور دفن ہوتے دیکھتا ہے سخت مایوسی اور بے چینی میں کاٹا ہوگا۔ اسکی امید جاتی رہی ہوگی وہ ضرور کہتا ہوگا کہ میں نے تین سال کی مقدس رفاقت کے بعد اپنے خداوند کا انکار کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ پطرس ایک فروتنی۔ عاجزی اور حلیمی کے وسط اور گہرائی میں غرق ہے۔ ہفتے کے پہلے دن شام کو جب مسیح اپنے شاگردوں کے ساتھ پطرس کو ملا تو اُس کی حالت اب بجائے خودی کے فروتنی اور حلیمی کی تھی۔ پھر جب گلیل کی جھیل پر جب مسیح نے اس سے پوچھا کہ "کیا تو مجھے پیار کرتا ہے"۔ پطرس اس سوال سے ضرور اندوہگیں ہؤا ہوگا۔ اُسے یاد آتا ہوگا کہ خداوند مجھے میرا تین بار انکار کرنا یاد دلاتا ہے۔ اُس نے بڑے غم کے ساتھ اس سے کہا کہ "اے خداوند تجھے تو سب کچھ معلوم ہے۔ تو تو جانتا ہے کہ میں تجھے پیار کرتا ہوں"۔ اب پطرس خودی سے رہائی پانے کے لئے تیار ہوا۔ اس لئے مسیح اسکو آسمانی جلالی تخت کے پاس لے گیا۔ اب پطرس بالکل نیا اور تبدیل شدہ پطرس ہے۔ اس لئے وہ مرد پنتیکوست بنا۔ پطرس کی تبدیلی اور اُسکی دلیری اور قوت نوشتوں کی اندرونی واقفیت اُس برکت سے جو اس کے کام پر ہوئی بخوبی . . . . . . ظاہر ہے اب اُس کی ساری سرشت بدل گئی۔ وہ موت سے گذر کر زندگی میں داخل ہو گیا۔ اس سے زیادہ ثبوت ہمیں اس کے پہلے خط کے مطالعہ سے ملتا ہے۔ وہ ۱پطرس ۴: ۱۴ میں یوں کہتا ہے کہ "اگر مسیح کے نام کے سبب سے کوئی تم پر لعنت کرے تو تم مبارک ہو۔ کیونکہ جلال کا روح یعنی خدا کا روح تم پر سایہ کرتا ہے"۔

سنو پھر وہ کہتا ہے کہ "تم مصیبت اُٹھانے کے لئے بلائے گئے ہو جیسے مسیح نے مصیبت اُٹھائی"۔ اس سے اُسکی تبدیلی کا خاص طور پر پتہ لگتا ہے۔ اعمال ۴: ۵-۲۰ آیات میں وہی اَن پڑھ خود غرض خود اعتماد خود پسند پطرس بجرأت کہتا ہے کہ "تم ہی انصاف کرو کہ آیا خدا کے نزدیک یہ واجب ہے کہ ہم خدا کی بات سے تمہاری بات زیادہ سُنیں۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ جو ہم نے خود دیکھا اور سُنا ہے وہ نہ کہیں"۔

ناظرین میں نے آپ کی بہت سمع خراشی کی ہے۔ آپ ذرا تھوڑی دیر کے لئے اس بات پر غور کریں کہ یہ سبق ہمیں کس بات کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ امر ہمیں خوب ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ ہماری خودی کی زندگی ہی کے باعث خدا کی قدرت ہم میں اتنا کام نہیں کرتی جتنا وہ کرنا چاہتی ہے۔ خدا تعالےٰ ہمارے کام پر ہمارے ذریعہ سے دس گنا برکت دیکر اپنی برکت کو دس گنا کرنا چاہتا ہے لیکن امر مانع ہماری خودی کی زندگی ہے۔

میرے ہم خدمتو ذرا غور سے خیال کریں تا دقتیکہ جسمانی پطرس خود غرض و خود پسند پطرس اپنی خودی پر زار زار نہ رویا۔ مرد پنتیکوست اور خطوط کا راقم نہ ہؤا۔ کیا ہماری زندگی خودی کی زندگی نہیں جو مجھے اس توبہ سے روکتی ہے۔ ہم میں سے بہت سے مدت سے مسیح کے ساتھ اس کی خدمت کرتے ہیں کیوں ہمارے کام پر برکت نہیں؟ اس کا ثبوت ہماری خودی کی زندگی ہے۔

احقر۔ اللہ دتا گھٹیالوی۔

لائلپور۔ ۲۰ نومبر۔ جڑانوالہ تک ریلوے لائن مکمل ہو چکی ہے امید ہے کہ گورنر صاحب بہادر ۳ دسمبر کو افتتاح فرمائینگے۔



شہر قصور میں بشارتی مہم

گذشتہ سے پیوستہ

ننانہ پارٹی نے بھی ہر پہلو سے ہماری امداد کی اور کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں رکھا۔ ان حالہ چند عورتیں ایسی بھی تھیں جنکے ننھے ننھے شیرخوار بچے تھے ان عورتوں کا اس خدمت میں شامل ہونا نہایت دشوار تھا مگر وہ مُہر بلب نہیں رہیں دو تین اُستانیوں نے اُن کے بچوں کی حفاظت کرنے اور ان کو کھلانے کا ذمہ اُٹھایا اس طرح سے وہ تجربہ کار عورتیں بھی خداوند کے کام میں حصہ دار ہوگئیں۔ نہ محض ان عورتوں ہی نے کام کیا بلکہ ان اُستانیوں نے بھی بڑا کام کیا یعنی بچوں کی حفاظت کی اور یہ اس کام میں شامل ہیں۔ گویا اس طور سے خداوند کے کار عظیم میں حصہ لیا۔ علاوہ ازیں سکول کی لڑکیوں اور استانیوں نے وہ وقت کارندوں کے لئے دعا مانگنے میں صرف کیا تاکہ بازار میں خداوند کی روح سنادوں کی امداد کرے۔ یہ وہی نقشہ ہے جو اعمال کی کتاب میں مندرج ہے کہ پطرس تو قید میں تھا مگر کلیسیا اس کے لئے دعا کر رہی تھی۔ گو ہم قید میں نہ تھے مگر ایک میدانِ کارزار میں ضرور تھے جس میں خداوند کی روح کی تقویت کی خاص ضرورت تھی۔ چند عورتوں کے لئے چلنا دشوار تھا۔ مگر خداوند نے ان کو بھی ایسی ہمت اور طاقت بخشی کہ وہ آہستہ آہستہ محلوں میں جا ہی کو دیں۔ ہم سب ان کے شکر گذار ہیں۔

اخیر کے دو دنوں میں پروفیسر سوائیلز لعل صاحب لاہور سے خداوند کا کلام ہمارے سامنے پیش کرنے کے لئے تشریف لائے آپ کا کلام مسیحی تجربہ پر منحصر تھا جس سے سامعین کو بڑا فائدہ ہوا۔ آپ پرلے درجے کے جوشیلے مسیحی ہیں۔ آپ نے ایک لکچر بازار میں بھی دیا۔ اور اس بات کی تشریح فرمائی کہ ہم کیوں مسیح کی منادی کرتے ہیں۔ ہم آپ کے نہایت مشکور ہیں۔ ان دنوں میں چھ عدد مکمل اناجیل فروخت ہوئیں اور ۳۱۲ اناجیل کے حصص فروخت کئے گئے۔ ۹ عدد بائبلیں مانگی گئیں۔ چونکہ ہمارے پاس سٹاک میں موجود نہ تھیں اس لئے وعدہ کیا گیا۔ خریدار فی بائبل ڈیڑھ روپیہ دینے پر رضامند ہیں۔

اب موجودہ کلیسیا آپ صاحبان سے درخواست کرتی ہے کہ ہم کو اپنی روزانہ دعاؤں میں یاد کیجئے۔ نیز ہمارے شہر قصور کو بھی دعا میں یاد کیجئے کہ خداوند کے کلام پر غور کرے اور اس پر ایمان لائے جس نے اپنی جان ہم سب گناہگاروں کے بدلے فدیے میں دے دی۔ آمین ثم آمین۔

سکرٹری بالا سنگ چندر۔ قصور

اشتہار ۲/۱

ایک لڑکا بنام ڈیوڈ۔ از مشن سکول ہیرا منڈی کھائی لاہور۔ جو کہ گھر سے بتاریخ ۵ نومبر کو نکل گیا ہے بہت تلاش کی گئی لیکن اس کا پتہ نہیں چلا۔ اگر کسی صاحب کے پاس ہو یا اسکی بابت کچھ جانتا ہو تو ازراہ کرم بندہ کو اطلاع دیویں تو عین شفقت ہوگی۔

حلیہ حسب ذیل ہے

عمر تقریباً ۱۲ یا ۱۳ سال۔ قد تقریباً ۴½ فٹ رنگ گندمی۔ منہ گول۔ ماتھا چوڑا بال بالکل سیاہ۔ دانت ذرا بڑے۔ ہر ایک اعضا کھلا اور موٹا۔ جس وقت گھر سے نکلا کھدر کی قمیض تھی اور مٹی کھدر کی چادر سیاہ باریک کنی دار دھوتی۔ اس کے باپ کا نام رانجھا رام (مرحوم) ہے۔ آنکھیں موٹی اور سیاہ کان بڑے۔ پاؤں میں جوتی۔

حسب ذیل پتہ پر بندہ کو اطلاع دیویں

بابو لبھو داس مشن سکول۔ ہیرا منڈی کھائی۔ لاہور

قاہرہ کا اخبار اتحاد لکھتا ہے کہ جب شاہ افغانستان یورپ جائینگے تو رستہ میں مصر میں بھی قیام کرینگے۔ (پرتاپ)

انبالہ چھاؤنی کی پریسبیٹرین کلیسیا کا نیا دور

اٹھائیس سال سے انبالہ چھاؤنی کی پریسبیٹرین کلیسیا بے پاسبان کے تھی۔ چرچ کی خدمات سیشن اور مشن کے کارگذار اور بزرگوں سے انجام پاتی رہیں۔ خدا کی شان ہے کہ اتنے عرصہ کے بعد اس کلیسیا کا نصیبا جاگا کہ بیدار مغز اور روشن ضمیر جناب بزرگ پادری ایس۔ این طالب الدین صاحب بی۔ اے تھانیسر ہوم مشن فیلڈ کے مشنری اور سپرنٹنڈنٹ ہو کر انبالہ چھاؤنی میں رونق افروز ہوئے۔ تھانیسر ہوم مشن کی عمارات کی شکستہ اور ناگفتہ بہ حالت کے سبب عارضی طور پر انہیں یہاں مشن کمپونڈ کی کوٹھی میں سکونت پذیر ہونا پڑا۔ جب آپ نے یہاں کی پاسٹر کی کمی اور ضرورت کو محسوس کیا تو خدا نے اس چرچ اور کلیسیا کی فلاح اور بہبودی کا خیال آپ کے دل میں ڈالا۔ آپ نے اس بہترین خیال کو سیشن کے ممبران کے گوش گذار کیا۔ اس دوران میں مسٹر ایم۔ سی نیوٹن گل صاحب چند ماہ کی رخصت لیکر یہاں وارد ہوئے جب آپ کو یہاں اتوار کی عبادتوں میں وعظ کرنے اور سنانے کا موقع ملا تو پادری طالب الدین صاحب نے مسٹر گل کی نسبت زیادہ زور کے ساتھ محسوس کیا اور مسٹر موصوف سے اور کلیسیا کے ممبران سے اس کلیسیا کی پاسبانی کے متعلق گفت وشنید کی۔ لہٰذا پادری صاحب کے ساتھ ایلڈر صاحبان کی متفقہ کوشش وسرگرمی سے یہ تحریک لوگوں کے دلوں میں بڑھتی گئی اور اکتوبر کے اخیر میں سیشن کا جلسہ منعقد ہوا جس میں مسٹر نیوٹن گل کا نام پاسبانی کی خدمت کے واسطے پیش ہوا۔ اور حسب قاعدہ دو اتوار عبادت کے وقت اعلان کیا گیا کہ ۹ نومبر کو شام کے چار بجے کانگری گیشنل

میٹنگ ہوگی۔ لہٰذا تاریخ مقررہ اور وقت معینہ پر یہ میٹنگ جس میں کلیسیا کے ممبروں کی کافی تعداد موجود اور حاضر تھی قائم ہوئی۔ جس کے صدر جناب پادری طالب الدین صاحب ممدوح تھے۔ تمام کارروائی باقاعدہ عمل میں آئی اور بذریعہ ووٹ کثرت رائے کی منظوری پر مسٹر نیوٹن گل صاحب کو اس کلیسیا کی پاسبانی کی بلاہٹ پر دعوت دی گئی۔ اس بلاہٹ کو آپ نے شکر گذاری اور اپنے فرض کی ادائیگی کے وعدہ پر منظور فرمایا۔

ایک اور خوشی کی بات یہ ہے کہ اگرچہ انبالہ چھاؤنی ہے۔ یہاں مختلف مشنوں اور مختلف جگہوں کے لوگ آتے جاتے اور رہتے ہیں پر شکر کی بات ہے کہ سب آپس میں میل محبت سے رہتے اور ملتے ملاتے ہیں اور نیز پریم سبھا کے لیڈر سوائے ایک دو کے باقی سب کے سب بھی چرچ کی امداد کے لئے کوشاں رہتے ہیں خصوصاً پاسبان کے انتخاب کے لئے ہر ایک نے اپنی رضامندی اور خوشنودی کا اظہار بذریعہ دستخطوں کے کیا۔ اب آخر میں دعا ہے کہ مجیب الدعوات اس تمام کام اور انتظام پر روح القدس کی مہر کرے۔

از طرف ایڈران۔

مسٹر اے۔ مارک

مسٹر منگل داس

مسٹر ایس۔ سائمن

مسٹر بی۔ ایم۔ داس

ضرورت ہے

جالندھر ہوم مشن کے لئے ایک تجربہ کار رضاو کی ضرورت ہے۔ مشاہرہ پینتیس ۳۵ روپیہ ہوگا۔

درخواستیں معہ نقول اسناد ۱۵ دسمبر ۱۹۲۶ء سے پیشتر بنام پادری جی۔ ایس حبیب سپرنٹنڈنٹ جالندھر ہوم مشن جالندھر شہر آنی چاہئیں۔

ہماری زندگی کا اعلیٰ مقصد کیا ہونا چاہئے؟

موجودہ زمانہ کی چال ڈھال کو دیکھکر ہمارے دلوں میں بہت سے سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ مگر ان میں سے ذیل کے سوالات نہایت ابھرے ہوئے ہیں مثلاً

(۱) ہم اپنی زندگی نہایت عمدہ اور مکمل کس طرح بنا سکتے ہیں؟

(۲) ہم طاقت کا اصلی راز کس طرح معلوم کر سکتے ہیں؟

(۳) سچی اور پائیدار عظمت کس طرح حاصل کر سکتے ہیں؟

(۴) اپنی کل زندگی میں عمدہ اور مستمرہ راحت امن اور شانتی جو ہمیشہ عروج پر رہے اور کبھی زوال پذیر نہ ہو اور جس سے زندگی کو ایسا نور عطا ہو کہ اس کی چمک دمک کبھی ماند نہ ہو اور وہ ہمیشہ دل کو لبھاتا رہے اور برابر چمکتا رہے کس طرح حاصل کر سکتے ہیں؟

اس قسم کے اکثر سوالات ہوتے رہے اور آجکل بھی ہو رہے ہیں اور جو پیدا ہونگے ایسے ہی سوالات کرینگے۔ کیا ہم ان کا ایک ہی عمدہ اور صحیح جواب دے سکتے ہیں جو لاکھوں کروڑوں شخصوں کے لئے تسلی بخش ہو سکے؟ اور جسکو موجودہ اور آئندہ زمانہ کے سرگرمی سے جستجو کرنے والے اصحاب تسلیم کر لیویں؟

پیارے ناظرین اس سوال کا جواب لفظوں میں دینا نہایت آسان لیکن اصل میں نہایت ہی مشکل ہے جو کلام میں بایں الفاظ آیا ہے کہ جو تم میں سے بڑا بننا چاہے سب کا خادم بنے۔

یہ ایک بڑا سیدھا سادھا اصول ہے اگر انسان اس پر مضبوطی سے کاربند رہے اور اسکو اپنی زندگی کا مقصد و مدعا بنائے تو وہ زمانے میں ایک اعلیٰ درجہ کی زندگی بسر کریگا۔ در اصل وہ خوش رہیگا اور اپنے ساتھ وہ دوسروں کو بھی خوش رکھیگا۔ اگر ہم اس اصول کو یاد رکھیں اور اختیار کریں تو

میں خیال کرتا ہوں کہ جس جہالت اور تعصب کے سمندر میں ہم ابھی غرق ہیں ہم فوراً خوشگوار اور سرسبز میدان بلکہ عمدہ پناہ گاہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔

ناظرین دنیا مدت سے انتظار کر رہی ہے کہ کب ہماری اس جہالت کا پردہ گھٹے اور آرام میل ملاپ محبت یکجہتی کا شامیانہ تنا جاوے۔ دنیا مدت سے اس عجیب و غریب تبدیلی کا انتظار کر رہی ہے۔ اسی تبدیلی کے ساتھ بے شمار لوگوں کی زندگی میں جان پڑ جانیکی منتظر ہو اور روشنی امید اور قناعت نمودار ہو جانے کی۔ ایک انسان کا دوسرے انسان کے ساتھ ایسا میل جول ہو جائے جو پھر ٹوٹ ہی نہ سکے۔ انسان کی زمینی زندگی ہی کچھ اور کی اور ہو جائے خدمت کرکے مخدوم ہونے میں کسی کا شکوہ شکایت نہیں ہو سکتا ہے۔ پس اگر ہر ایک بشر ایک دوسرے کا خادم ہوکر دنیا میں جیئے تو ہمارے ان چاروں سوالوں کے جواب ہر ایک انسان کی زندگی میں پیدا ہو جائینگے جنکو ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔ پس خدمت کرنا مسیحی زندگی کا اعلےٰ مقصد ہے۔ خداوند بھی خدمت لینے نہیں آیا بلکہ کرنے آیا تھا۔

ایس۔ ایم۔ والٹر مظفر

بٹالہ میں موٹر کا حادثہ

بٹالہ ۲۶ نومبر۔ دو موٹریں ایک ہی سمت کو جا رہی تھیں پچھلی والی موٹر کے ڈرائیور نے اپنی موٹر کو آگے لے جانے کی کوشش کی مگر چونکہ وہ ڈرائیور شرابی تھا اس لئے وہ اپنی موٹر کو سامنے کی موٹر کے نزدیک لے گیا اور جا دوسری موٹر کو کو دھکا لگایا۔ جس سے اگلی موٹر کو بہت زور کا دھکا لگا اور وہ الٹ گئی۔ اس سے ۱۲ آدمی مجروح ہوئے۔ ایک تو بے چارہ وہیں مرگیا۔ باقی ہسپتال میں لے گئے ہیں۔ جن میں سے چار اور اشخاص قریب المرگ ہیں۔

(دیر تاپ)

لکھنؤ میں عیسائی تعلیم النسواں کی روئداد

ممالک متحدہ میں لکھنؤ تعلیم و تربیت کا مدت سے مرکز رہا ہے اور خاصکر خواتین کی دینی و دنیاوی تعلیم کے لئے جیسی اس شہر نے ترقی اور کوشش کی ہے شاید ہی کسی اور شہر نے کی ہو۔ ۱۸۸۵ء سے ۱۹۲۰ء تک پنجاب میں لال باغ کو ہر ایک اس طرح جانتا تھا جیسے آج کینیڈی کالج کو۔ بلکہ جس خاندان کی لڑکی یہاں پڑھتی تھی اس کے عزیز و اقارب کو ان دنوں میں اس طرح فخر ہوتا تھا جیسے آجکل کسی کو اپنے رشتہ دار کے انگلستان جانے پر ہو۔ ہاں کیوں نہ ہوتا۔ وہ زمانہ ایسا ہی تھا۔ لڑکیوں کی کیا لڑکوں کی اعلےٰ تعلیم ابھی بنیاد میں ہی تھی۔ بس جس خاندان کی لڑکی کالج میں پڑھتی ہوگی لوگ اسکو کیوں نہ حیرانی اور تعجب سے دیکھتے ہونگے۔ اب تو زمانہ وہ آگیا ہے کہ بڑے بڑے دینی پیشواؤں اور بزرگوں کو فکر پڑگیا ہے کہ لڑکیاں لڑکوں سے تعلیم میں آگے بڑھ رہی ہیں اور یہ عیسائی قوم کے لئے ایک اہم حل طلب مسئلہ ہے جسکا اثر آیندہ چند سالوں میں قوم کی بہتری یا بُرائی کیلئے رونما ہوجائیگا۔ خیر آج ہمارا اس سوال سے مطلب نہیں۔ ہم اس مضمون میں تعلیم النسواں کی پچھلی تواریخ بیان کرنا چاہتے ہیں اور خاصکر لکھنؤ کے حال ہی میں تعمیر شدہ ایزابیلا تھوبرن کالج اور چاندباغ کی جان توڑ قابلِ تعریف کوشش کا جسکا آج ہر چہار جانب چرچا ہے۔ ۱۸۸۵ء سے ۱۹۲۶ء تک اس کالج میں سے ۱۷۳ طالب علم بی۔اے۔ ایف۔اے اور ٹریننگ ڈیپارٹمنٹ پاس کرکے نکل چکے ہیں۔ ان ۱۷۳ میں سے طلبا نے مندرجہ ذیل زندگیاں اور پیشے اختیار کئے ہیں

۴۷.۴ - محکمہ تعلیم میں مدرس ہیں۔

۲۱.۰۵ - فیصدی شادی شدہ

۱۳.۰۲ - ہندوستان میں ہی گریجویٹ کی تعلیم پائی۔

۴.۰۲ - امریکہ و انگلستان میں اعلےٰ تعلیم کیلئے گئے

۶.۰۲ - نے ادویات او ڈاکٹری میں تعلیم پائی۔

۴.۰۳ - گورنمنٹ انسپکٹریس مقرر ہوئیں۔

۱۸۵۵ء تک سوائے عیسائی لڑکیوں کے کوئی غیر مسیحی لڑکی نے تعلیم حاصل نہیں کی پہلی غیر مسیحی لڑکی ۱۹۰۵ء میں امتحان میں شامل ہوئی ۱۹۱۵ء تک ۲۰ اور نئی شامل ہوئیں ۱۹۱۵ء سے ۱۹۲۰ء تک ۳۱ اور زیادہ بڑھ گئیں اور اب ہر سال تعداد بڑھتی جارہی ہے اور امید ہے کہ چند سالوں میں ہی عیسائیوں کے برابر آجائینگی

۱۸۸۵ء سے ۱۹۲۱ء تک ۹۵ نے بی۔اے پاس کیا اور پچھلے پانچ سالوں میں یعنی ۱۹۲۲ء سے ۱۹۲۶ء تک ۸۱ خواتین نے بی۔اے پاس کیا۔ گذشتہ چند سالوں سے بی۔اے کے طلبا کی تعداد بڑی سرعت سے بڑھ رہی ہے اور ساتھ ہی اس کے غیر مسیحی خواتین کی تعداد میں ترقی ہو رہی ہے۔

پچھلے پانچ سالوں سے لڑکیوں کی زیادہ توجہ سائنس کی طرف ہے۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ پڑھنیوال لڑکیاں دسویں جماعت کے بعد اگر سائنس لیتی ہیں تو ایف سائیس سی کے بعد وہ ڈاکٹری پیشہ میں داخل ہو سکتی ہیں اور زیادہ تر لڑکیاں سائنس کی طرف متوجہ ہیں کیونکہ ۳ یا ۵ سال کی ٹریننگ کے بعد وہ خود کمانے لگ جاتی ہیں اور دوسروں کی محتاج نہیں رہتیں۔

طلبا کی صحت عام طور پر ایسی اچھی نہیں رہتی جیسی ہونی چاہئے۔ مگر تاہم کوشش کی جاتی ہے کہ پڑھائی کا اثر ان کی صحت پر نہ پڑے۔ اس لئے فزیکل ڈیپارٹمنٹ نہایت اعلےٰ درجہ پر قائم رکھا گیا ہے اور ساتھ ہی اس کے کالج میں نرس کے ماسوا ایک تجربہ کار ڈاکٹر لیڈی بھی ہسپتال کالج کی انچارج ہیں۔ کالج سٹاف نہایت اعلےٰ اور تقریباً ۵۰ فیصدی امریکہ کی سند یافتہ ہیں۔

مس ٹکلس کے بعد مس شینن پرنسپل ہوئیں پہلی صاحبہ نے موجودہ چاند باغ کی بنیاد ڈالی اور زرِ کثیر خرچ کرکے نہایت عالیشان کالج اور ہوسٹل تعمیر کروایا۔ یہ شہر کے باہر فضا دار جگہ میں واقع ہے چاروں طرف وسیع میدان ہیں۔ جاڑوں میں تو کالج کی زندگی نہایت اچھی ہوتی ہے۔ مگر گرمیوں میں درخت نہ ہونے کی وجہ سے گرمی کی شدت ہو جاتی ہے۔ بہر حال ہیں درخت بوئے گئے ہیں اور امید ہے کہ چند سالوں میں یہ کالج ایک باغ بنجائیگا۔

ماہ نومبر کی ۱۱ تاریخ کو کالج ڈے پر لڑکیوں نے بہت ہی اچھا ڈرامہ کیا اور کالج کی رپورٹ وغیرہ پڑھی گئی۔ یونیورسٹی کے وائیس چانسلر اور پروفیسر و شہر کے رؤسا جلسہ میں مدعو کئے گئے تھے۔ یو۔پی لیجسلیٹو کونسل کے پریسیڈنٹ جناب لالہ سیتارام صاحب کرسی نشیں تھے۔ اُنہوں نے اپنے پریذیڈنشل ریمارکس میں کہا کہ ہم اس بات کے احسانمند ہیں کہ عیسائی طلبا نے ہند میں جیسا پڑھائی میں حصہ لے کر ملک کی خواتین کی رہنمائی کی ہے کسی اور ملک میں ایسا نہیں ہوا کہ ایک خاص قوم دوسروں سے کسی معمولی بات میں خاص طور سے آگے بڑھے۔

پنجاب کی بہت سی معزز خواتین اس کالج کی طلبا ہیں اور ہمیں فخر ہے کہ مس مریم احمد شاہ صاحبہ اس کالج سے پاس ہوکر خواتین میں پنجاب کی پہلی گریجویٹ ہوئیں۔ (ایک خیر خواہ قوم)

ضرورت ہے

مجھے ایک دوست کے لئے ایک تعلیم یافتہ عورت کی ضرورت ہے جو گھر کے بچوں کی نگرانی کرے اور انٹرنس کے درجہ تک تعلیم دے سکے تنخواہ [illegible] علاوہ خوراک و رہائش۔

میاں فضل کریم ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول۔ ہوشیارپور۔

تذکرہ کرنا چاہتے ہیں

اشتہارِ کتب

سفرِ دکن - پادری جے علی بخش صاحب کے ان مباحثوں اور پبلک لکچروں کی کیفیت جو جنوبی ہند میں آپ نے دیئے - صفحہ ١٣٠ اصل ٨/ رعائتی ٤/

حقیقی دوست - سب سے آسان سب سے ارزاں اور مقابلۃً ضخیم کتاب جس میں مسیح کی زندگی کے حالات مندرج ہیں صفحہ ٩٠ قیمت صرف ایک آنہ

ستیارتھ پرکاش درپن پنڈت دیانند کی مذہبی کتاب کے تیرھویں باب میں مسیحیوں کا خدا مذہب اور اُن کی کتاب مقدس اور بزرگوں کے حق میں جس قدر زبان درازی کی ہے اُس کا منہ توڑ جواب از پادری ٹھاکر داس صاحب قیمت آٹھ آنہ (٨/)

ہبوطِ نسلِ انسانی - احمدیوں کے دو سب سے بڑے عالموں سے بحث جس میں ثابت کیا ہے کہ آدم نے گناہ کیا اور تمام نسل انسانی اُسکی سزا میں شامل ہے سب مسلمان لاجواب ہیں نیشنل کرسچن کونسل نے اسکی خاص سفارش کی ہے صفحہ ٥٦ - ٤/

مسیحیت و سائنس - مسیحی دین اور سائنس کی تاریخی تذکرہ اور اس کا ثبوت کہ دونوں میں کوئی اختلاف نہیں صفحہ ٣٢ - ٢/

شکست میں فتح - پہلی تین صدیوں کے مسیحیوں کی ٣٣ حکائتیں جن میں دین و ایمان کی خاطر نیرو اور اس قماش کے دیگر بت پرست حاکموں کے ہاتھوں ایسی سخت ایذائیں پانے کی دردناک روئداد درج ہے کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں - گرلز سکولوں نے اسکو بالخصوص پسند کیا ہے صفحہ ٦٠ - ٦/

اعمال کی تفسیر پادری عماد الدین صاحب مرحوم کی صرف یہی ایک تفسیر باقی رہ گئی ہے - خواہشمند صاحب جلد خرید لیں ورنہ پھر ملنے کی کوئی توقع نہیں بڑا سائز صفحہ ٢٢٦ اور قیمت صرف ٨/

سکرٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

بوئنگ کرسچن ہائی سکول لدھیانہ

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے - مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیرنگرانی کر دی ہیں اور چار خواتین اُسکی مدد کرتی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار - کلاس فیس سرکاری شرح کے مطابق ہے متفرق اخراجات ایک روپیہ آٹھ آنہ ماہوار فی طالب علم ہے - کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

نئے انتظام کے مطابق چالیس فیصدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں -

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز - کرسی - الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے - اس کے علاوہ جن کرشا ١٠/ سے ١٥/ تک اور کرو کونول ١٢/ سے ١٤/ تک مل سکتا ہے -

مزید حالات پرنسپل صاحب وہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں -

براہین نیرّہ ١٣/١٢

یہ رسالہ اہل اسلام کے دعویٰ تحریف بائبل کا نہایت ہی عالمانہ و محققانہ جواب ہے جس میں تاریخی لاترد ادلہ ولاجواب براہین قاطع سے الزام تحریف بائبل کا کامل طور سے استیصال کر دیا گیا ہے اور مولویوں کی تمام غلط فہمیوں اور اُن کے اوہام باطلہ اور الزامات خود ساختہ کی قابل دید تردید کی گئی ہے - اگر آپ مسیحی مشنری اور پادری ہیں اور مسلمانوں سے عموماً مذہبی گفتگو کرنیکا موقع ملتا ہے تو نہ صرف خود اس عدیم النظیر رسالہ کو مطالعہ فرمائیں بلکہ اسکی متعدد جلدیں خرید کر اپنے تمام متلاشی دوستوں کو بھی اس ضروری ہتھیار سے مسلح کر دیں جو کہ آپ صاحبان کی عین موقع پر کامل دستگیری کریگا کتابت - طباعت دیدہ زیب - کاغذ سفید چکنا قیمت ١٢/ محصول ڈاک ٣/ بہت جلدی کیجئے ورنہ ختم ہونے پر اسکی ایک جلد آپ کو کسی قیمت پر دستیاب نہ ہو سکیگی -

مکافاتِ عمل شہنشاہ روم نیرو کے عہد سلطنت کی پُر درد اور دل ہلا دینے والی داستان بطرز ناول عبارت کی شستگی - محاورات کی رنگینی - مضمون کی دلچسپی - طرز ادا اور محاکات کی خوبی قابل دید ہے - ایک بار پڑھ لینے سے اگر آپ کی زبان چٹخارے نہ لے تو ہمارا ذمہ -

ملنے کا پتہ - ڈاکٹر مولوی حشمت اللہ ایچ - پی - ایل - ایل اینڈ ایل - ایم - قصور - کوٹ پیرانوالہ - ضلع لاہور

مجرّب علاج ١٣/١٢

دمہ کا شرطیہ علاج

دمہ خشک ہو یا تر - نیا ہو یا پرانا شرطیہ دوا ہے وہی خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے - قیمت ٢/

بخار کی حکمی دوا

اس کے استعمال سے روزانہ تیئیہ - چوتھیہ بخار پہلے ہی دن رک جاتا ہے - ورنہ دوسرے دن تو ضرور ہی رک جاتا ہے - قیمت فی شیشی بارہ آنہ (١٢/)

تاپ تلی یا طحال کی لاثانی گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے چند ہی دنوں میں طحال اپنی اصلی حالت پر آ جاتی ہے - نہایت مجرب گولیاں ہیں قیمت ١/

المشتہر

ڈاکٹر اے - این - اوڈیٹ ایم

خورجہ - ضلع بلند شہر

پادری ایچ - اے وائلی صاحب ایس ٹی - ایم مینیجر نور افشان ایمپریس روڈ لاہور کیلئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا -